احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 2 اپریل 2003ء

بدھ 2 اپریل 2003ء 29 محرم 1424 ہجری-2 شہادت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 71

گناہ جھڑتے ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو آخری بیماری میں سخت بخار چڑھا ہوا تھا- میں نے حضورؐ سے عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو اس کی وجہ سے اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درختوں کے پتے گرتے ہیں-

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب شدۃ المرض حدیث نمبر 5215)

"الحکمۃ ضالۃ المومن" حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے.......... ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہئے کہ مفید بات جہاں سے ملے وہیں سے لے لے- ہندی' جاپانی' یونانی' انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے.......... تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے طبیبوں نے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 507-508)

"علاج کی چار صورتیں تو عام ہیں دوا سے' غذا سے' عمل سے' پرہیز سے علاج کیا جاتا ہے- ایک پانچویں قسم بھی جس سے سلب امراض ہوتا ہے' وہ توجہ ہے.......... دعا بھی توجہ ہی کی ایک قسم ہوتی ہے توجہ کا سلسلہ کڑیوں کی طرح ہوتا ہے جو لوگ حکیم اور ڈاکٹر ہوتے ہیں ان کو اس فن میں مہارت پیدا کرنی چاہئے"-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 280)

"تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے"- (ملفوظات جلد سوم صفحہ 334)

"نماز کا پڑھنا اور وضو کا کرنا طبی فوائد بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے- اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں.......... کیسی عمدہ بات ہے منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا ہوتا ہے- مسواک کرنے سے منہ کی بدبو دور ہوتی ہے- دانت مضبوط ہو جاتے اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہو جانے کا باعث ہوتی ہے- پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے- ناک میں کوئی بدبو داخل ہو تو دماغ کو پراگندہ کر دیتی ہے.......... اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی حاجات لے جاتا ہے اور اس کو اپنے مطالب عرض کرنے کا موقع ملتا ہے.......... پھر بڑی حیرانی کی بات ہے کہ نماز کے وقت کو تضیع اوقات سمجھا جاتا ہے جس میں اس قدر بھلائیاں اور فائدے ہیں"-

(ملفوظات جلد اول صفحہ 407)

ایک نکتہ سمجھنے کے لائق

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

✿ میرے پاس کئی ایسے لوگ آتے ہیں- میں پوچھتا ہوں کام کیوں نہیں کرتے؟ وہ کہتے ہیں ملتا نہیں اور اگر بتایا جائے کہ فلاں کام ہے تو کہیں گے کہ اس میں تو پندرہ روپے ملتے ہیں انہیں یہ سمجھ ہی نہیں آتا کہ پندرہ روپے صفر سے تو بہرحال زیادہ ہیں- وہ گریجوایٹ ہوں گے' مولوی فاضل ہوں گے' اچھے پڑھے لکھے اور عالم ہوں گے' مگر یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آئے گی کہ صفر سے پندرہ بہتر ہیں- حالانکہ اگر ایک خالی ہاتھ ہو اور دوسرے شخص کے ہاتھ میں گنڈیری ہو تو ایک نادان بچہ بھی فرق محسوس کرتا ہے لیکن یہ لوگ ایسے احمق ہوتے ہیں کہ دس یا پندرہ یا صفر میں فرق نہیں کرتے بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ایک روپیہ بھی صفر سے بہتر ہے- مجھے سینکڑوں رقعے ایسے آتے رہتے ہیں کہ تنخواہ تھوڑی ہے عیالدار آدمی ہوں کچھ سلسلہ کی طرف سے امداد مل جائے یا وظیفہ ہی مل جائے- ان کے خیال میں سلسلہ نام ہے چند جادوگروں کا جو کیمیا بناتے ہیں- یا اپنے احمدی ہونے کو اللہ تعالیٰ پر احسان سمجھتے ہیں کہ تو نے (مامور) بھیجا تو خزانہ بھی دیا ہوگا- ایسے لوگ ایمان کو تجارت سمجھتے ہیں-

(خطبات محمود جلد 15 ص 254)

(نظارت امور عامہ)

ہنرمند افراد کی ضرورت ہے

✿ درج ذیل ہنرمند احمدی افراد کی ضرورت ہے- خواہشمند احباب نظارت امور عامہ سے فوری رابطہ فرمائیں-

(1)- سول ڈرافٹمین (2) کارپنٹر (3) ویلڈر (4) چپس گرائنڈر (5) پینٹرز (6) ڈرائیور-

(ناظر امور عامہ)

یوم تحریک جدید

✿ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ 4- اپریل 2003ء بروز جمعۃ المبارک "یوم تحریک جدید" منانے کا اہتمام فرمائیں-

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1979ء (2)

30 مارچ تا 2 اپریل — جماعت کی 60 ویں مجلس مشاورت۔ 6 ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔

یکم اپریل — ابادان نائیجیریا میں احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح

4 اپریل — سابق وزیراعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کو ایک قتل کے جرم میں 52 سال کی عمر میں راولپنڈی میں پھانسی دے دی گئی۔

5,4 اپریل — خدام الاحمدیہ نائیجیریا کا 7 واں سالانہ اجتماع۔ ایک ہزار افراد کی شرکت۔

5 اپریل — مولوی نور احمد صاحب کو بھارتی کشمیر میں شہید کر دیا گیا۔

8,7 اپریل — کلکتہ بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس

11 اپریل — پاڈانگ انڈونیشیا میں بیت الذکر مبارک اور لائبریری عارف رحمان کا افتتاح ہوا۔

10 تا 12 اپریل — انڈونیشیا کی 39 ویں مجلس شوریٰ

12,11 اپریل — رانچی بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

13 تا 15 اپریل — گیمبیا کا 5 واں جلسہ سالانہ۔ آٹھ افراد کی بیعت۔

22 اپریل — روکوپر سیرالیون میں سرکٹ کانفرنس۔

27 اپریل تا 10 مئی — مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی 25 ویں سالانہ تربیتی کلاس۔ حضور نے افتتاحی اور اختتامی خطاب فرمایا۔ 361 مجالس کے 539 خدام شریک ہوئے

29,28 اپریل — بمبئی میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

4 مئی — بیت نور راجن پور کی تعمیر کا آغاز۔

6,5 مئی — مجلس انصاراللہ برطانیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

10 مئی — وزیراعظم بھارت مرار جی ڈیسائی سے جماعتی وفد کی ملاقات۔

11 مئی — احمدیہ سیکنڈری سکول بوسیرالیون کے بورڈنگ ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

20,19 مئی — برطانیہ کا 14 واں جلسہ سالانہ۔

27 مئی — تاسک ملایا انڈونیشیا میں بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔

مئی — گیمبیا سے ماہنامہ ''اسلام'' کا اجرا بزبان انگریزی۔

27 جون — بشیر احمد صاحب رشید کو سری لنکا میں شہید کر دیا گیا۔

30 جون و یکم جولائی — کینیڈا کا تیسرا جلسہ سالانہ

جون — فلایو سیرالیون میں پیراماؤنٹ چیف نے ایک نو تعمیر شدہ سکول کا انتظام احمدیہ مشن سے سنبھالنے کی درخواست کی۔

2 تا 4 جولائی — خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا پہلا سالانہ اجتماع۔ 300 خدام کی شرکت۔

5 جولائی — مالسکو را انڈونیشیا میں نئے مشن ہاؤس کا افتتاح

5 تا 7 جولائی — انڈونیشا کا سالانہ جلسہ 47 جماعتوں کے 3 ہزار احباب کی شرکت۔

مریم شادی فنڈ

ایک محبت کا ہے دریا مریم شادی فنڈ
دریا وہ جو ختم نہ ہو گا مریم شادی فنڈ
ہر اک مفلس زادی رخصت ہوگی عزت سے
اک باعزت روشن رستہ مریم شادی فنڈ

اجڑے بچھڑے لوگوں پر رکھے شفقت کا ہاتھ
خاموشی سے کرے کفالت مریم شادی فنڈ
ایسی کوئی مثال نہیں ہے اس دنیا کے پاس
ماں کا پیار اور باپ کی شفقت مریم شادی فنڈ

رب تعالیٰ کا احساں ہے مریم شادی فنڈ
بھائی باپ بہن ہے ماں ہے مریم شادی فنڈ
ایک سمندر جس میں گریں گے دریا، ندی، کھال
سب کے درد کا یہ درماں ہے مریم شادی فنڈ

شفقت کی یہ بارش برسے گی ہر موسم میں
اس کا فیض رہے گا جاری مریم شادی فنڈ
ہر دلہن کا سر ڈھانپا جائے گا چادر سے
قدسیؔ سایۂ خودداری مریم شادی فنڈ

عبدالکریم قدسیؔ

دہ دنیا ستر آخرت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

آنحضرت ﷺ کا طریق یہ تھا جب کسی سے قرضہ حسنہ لیتے تو اس کو ہمیشہ بڑھا کر دیا کرتے تھے بعض جنگوں میں آنحضور ﷺ نے مثلاً گھوڑا مانگا کسی سے اور واپس آ کے پھر دو گھوڑے اس کو دیئے۔ پس آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق قرضہ حسنہ میں بڑھا چڑھا کر دینا بہت ضروری ہے اس میں شرط تو کوئی نہیں ہوتی مگر انسان بڑھا کر دے۔ اب اگر بندے بڑھا کر دیتے ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑھا کر نہ دے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑھا کر دیتا ہے کہتے ہیں دہ دنیا ستر آخرت۔ لیکن آخرت میں یُضٰعِفُ لِمَن یَّشَاءُ بغیر حساب بھی ہے آخرت کے دن تو بغیر حساب کے بھی خدا بہت بڑھا دیتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 فروری 2003ء)

(مرسلہ: ناظم مال وقف جدید)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

رفقاء حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے واقعات

امتحان میں کامیابی اور اس کے متعلق ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عطاء الوحید باجوہ صاحب

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

محترمہ امۃ القیوم صاحبہ والدہ طاہر احمد صاحب تحریر کرتی ہیں:

میری ایک بیٹی ڈاکٹر ہے اس نے آرمی میں سروس کے لئے اپلائی (apply) کیا ہوا تھا۔ میں نے حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا۔ بظاہر کامیابی کی کوئی امید نہ تھی۔ کیونکہ فارم پر احمدی لکھا ہوا تھا۔ بیٹی اکثر کہتی کہ مجھے تو آرمی والے کبھی نہیں بلائیں گے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت بیگم صاحبہ کی دعاؤں سے ایسا فضل فرمایا کہ عزیزہ نے انٹرویو اور پرچے میں بہت اچھے نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی اس کو منتخب کر لیا گیا میں نے حضرت بیگم صاحبہ سے ذکر کیا تو آپ کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آ گئے اور رقت بھری آواز میں فرمایا۔ بیٹی کو کہنا کہ وہ ہمیشہ احمدیت کو ہر جگہ مقدم رکھے اور کہیں بھی کسی موقع پر احمدیت کو نہ چھپائے اور نہ گھبرائے اللہ تعالیٰ اسی طرح اس کی ہر جگہ مدد فرمائے گا۔ (دخت کرام صفحہ 396)

حضرت حافظ روشن علی صاحب

مکرم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی بیان کرتے ہیں:

مکرم مولوی محمد حسین صاحب فاضل ربوہ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میرا مولوی فاضل کا امتحان ہونے والا تھا تو میں حضرت حافظ روشن علی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں فلاں فلاں پرچہ میں بہت کمزور ہوں۔ اور بظاہر حالات کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے امتحان میں کامیابی عطا فرمائے۔ حضرت حافظ صاحب نے فرمایا۔ بہت اچھا میں دعا کروں گا اور مجھے امید ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ لیکن ایک کام کرو۔ اور وہ یہ کہ اپنے سے کسی کمزور طالب علم کو کسی پرچہ کی تیاری کروا دو۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا حافظ صاحب مجھ سے زیادہ کمزور لڑکا کلاس میں اور کوئی نہیں۔ میں اسے کہاں سے تلاش کروں گا آپ نے فرمایا کوشش کرو۔ میں تمہیں اس لئے یہ کام کرنے کی ہدایت کر رہا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا کے کسی کمزور بندہ کی اعانت کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے اپنی مدد سے نوازتا ہے۔ سو اگر تم کسی کمزور طالب علم کو محنت کراؤ گے اور اسے کامیابی حاصل کرنے کے قابل بنا سکو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری کمزوریوں کے باوجود کامیاب کرے گا۔ اور پھر میں بھی دعا کروں گا۔ مولوی صاحب نے بتایا کہ میں نے اپنے سے کمزور طالب علم تلاش کرنے کی کوشش کی مگر وہ نہ ملا۔ اتفاقاً ایک طالب علم نے جو مجھ سے ہوشیار تھا۔ لیکن ایک پرچہ میں کمزور تھا۔ مجھے کہا کہ فلاں کتاب ہم مل کر پڑھ لیں۔ چنانچہ میں نے اس کی بات مان لی اور جب امتحان کا نتیجہ نکلا تو میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا۔ اور یہ سب کچھ حضرت حافظ صاحب کی دعا اور آپ کی بتائی ہوئی تدبیر اختیار کرنے کا نتیجہ تھا۔

(سیرت حضرت حافظ روشن علی صاحب صفحہ 61)

حضرت مولانا شیر علی صاحب

مکرم ریاض احمد صاحب لاہور چھاؤنی تحریر کرتے ہیں:

میرے بہنوئی مکرم محمد احسن صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ ایک روز میں نے اخبار میں فیروز پور کی ایک سرکاری ملازمت کا نوٹس پڑھ کر حضرت مولوی شیر علی صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اگر اجازت ہو تو میں اس ملازمت کے لئے انٹرویو دے آؤں۔ اور ساتھ ہی میں نے یہ بھی عرض کی کہ مجھے حساب نہیں آتا۔ فرمایا ”جاؤ امتحان دے آؤ۔ میں دعا کروں گا۔“ چنانچہ آپ کی اجازت سے میں فیروز پور جا کر امتحان دے آیا۔ خلاف توقع میں نے حساب کا پرچہ 60 نمبر کا حل کر لیا۔ لیکن پاس ہونے کے لئے کم از کم 63 نمبروں کا حاصل کرنا ضروری تھا۔ واپسی پر میں نے حضرت مولوی صاحب سے اپنی اس تشویش کا اظہار کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ فکر نہ کرو۔ تم پاس ہو جاؤ گے۔ آپ کے تسلی دلانے پر میں بالکل مطمئن ہو گیا۔ جب نتیجہ نکلا تو میں یہ دیکھ کر بے حد خوش ہوا۔ کہ میں کامیاب ہو گیا۔ اور پھر جلد ہی ملازمت کے لئے بلا لیا گیا۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب صفحہ 309)

حضرت منشی محمد اسماعیل صاحب

☆ آپ دعائیں کثرت سے کیا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی دعا کی طرف توجہ دلاتے رہتے گھر میں اکثر اپنی خوابیں اور الہام سنایا کرتے تھے۔ جب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحب سابق مربی امریکہ نے 1914ء میں بی۔ اے کا امتحان دیا تو آپ کو بھی دعا کے لئے کہا۔ دعا کی تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص سامنے آیا اور ہاتھ میں ایک گول شیشہ جیسے گھڑی کا ہوتا ہے پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کے درمیان میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہے۔ وہ شیشہ دکھا کر کہتا ہے کہ میاں کا پاس ہونا تو اتنا مشکل ہے جتنا اس سوراخ سے گزرنا۔ مگر ہم میاں کو پاس کر دیں گے۔ اور قاضی صاحب کے متعلق پھر دیکھا جائے گا۔ دوسرے دن جب حضرت صاحبزادہ صاحب کو یہ خواب سنائی تو آپ نے فرمایا کہ میرا ایک پرچہ اتنا خراب ہو گیا ہے کہ کوئی عقلمند مجھے اس میں پاس نہیں کر سکتا۔ جب نتیجہ نکلا تو حضرت صاحبزادہ صاحب پاس اور قاضی صاحب کے متعلق لکھا تھا کہ پھر دیکھا جائے گا۔ یعنی کمپارٹمنٹ میں آ گئے۔

(رفقاء احمد جلد دوئم ص196-197)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

☆ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں:

عزیز مبشر احمد اور اس کے چھوٹے بھائی عزیزم عزیز احمد نے جب میٹرک کا امتحان دیا تو ان کے امتحان کے بعد میں سردار شوکت حیات خاں صاحب کے الیکشن کے سلسلہ میں امداد کے لئے کیمبل پور میں گیا۔ جب میں نے اپنے بچوں اور سردار شوکت حیات خاں صاحب کے متعلق دعا کی۔ تو مجھ پر بعد نماز فجر غنودگی طاری ہوئی۔ اور الہام ہوا۔ کہ عزیز مبشر احمد اور عزیزم عزیز احمد دونوں امتحان میں کامیاب کر دیئے گئے ہیں اور سردار شوکت حیات بھی کامیاب کر دیئے گئے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں بچے کامیاب ہو گئے اور سردار صاحب بھی تین ہزار ووٹوں پر کامیاب ہو گئے۔

(حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 12)

☆ مکرم عبدالوہاب صاحب آدم امیر غانا تحریر کرتے ہیں:

میں گولڈ کوسٹ کا رہنے والا ایک غیر ملکی طالب علم ہوں۔ میری والدہ نے مجھے مرکز میں عربی اور دینیات کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوایا۔ میں اواخر 1952ء میں ربوہ پہنچا۔ اور جامعۃ المبشرین میں داخل ہوا۔ اور سات ماہ کے قلیل عرصہ تک اردو زبان پڑھی اس کے بعد میں جامعہ احمدیہ میں داخل کیا گیا۔ جامعہ احمدیہ میں ذریعہ تعلیم اردو ہے اور مولوی فاضل کے پرچے بھی اردو میں لکھنے پڑتے ہیں۔ جن طلباء کی مادری زبان اردو ہے وہ بھی مولوی فاضل کا کورس تیار کرنے میں دقت محسوس کرتے ہیں اور میرے لئے اردو میں پڑھنا اور امتحان دینا ایک ناقابل برداشت بوجھ تھا۔ ہمارا چار سال کا کورس تھا۔ بہت مشکل کے ساتھ میں پہلے سال میں کامیاب ہو گیا۔ دوسرے سال میں منطق اور فقہ جیسے مشکل مضامین تھے۔ جن کو اردو میں تیار کرنا میرے لئے ناممکن تھا بالخصوص منطق کے مسائل میرے ذہن میں بالکل نہ آتے تھے۔

جوں جوں امتحان قریب آتا گیا میری تشویش اور پریشانی اپنی حالت کو دیکھتے ہوئے بڑھتی گئی۔ میں نے اس کا ذکر اپنے مشرقی افریقہ کے دوست مسٹر امری عبیدی سے کیا۔ جن کو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سے تعارف حاصل تھا اور وہ ان کے فیوض سے متمتع ہو چکے تھے انہوں نے بہت سے معجزانہ واقعات جو انہوں نے حضرت مولانا صاحب کی دعاؤں کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ ظاہر ہوتے دیکھے مجھ سے بیان کئے اور کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب کی دعا کی برکت سے آپ کو کامیاب کر دے گا۔

ہم دونوں حضرت مولانا صاحب کے مکان پر حاضر ہوئے۔ آپ ایک کتاب مطالعہ فرما رہے تھے۔ ہماری آمد پر آپ نے کتاب ایک طرف رکھ دی اور آنے کی غرض دریافت کی۔ مسٹر امری عبیدی اور خاکسار نے امتحان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا کی۔ حضرت مولوی صاحب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور ہمیں بھی دعا میں شامل ہونے کے لئے فرمایا۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے دعا کرتے ہوئے کشفی حالت میں حضرت اقدس مسیح موعود کے دست مبارک کو آپ دونوں کے سروں پر رکھا ہوا دیکھا ہے جس کی تعبیر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کی برکت سے آپ کو کامیابی بخشے گا۔

آپ کے مکان سے واپس آنے پر میں نے سب سے پہلے منطق کے مضمون کا مطالعہ شروع کیا جو میرے لئے بہت مشکل تھا۔ میرے تعجب کی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ میں جتنے صفحات پڑھتا جاتا ہوں وہ آسانی سے مجھے یاد ہوتے جاتے ہیں اور تھوڑے سے وقت میں میں نے چالیس صفحات کے قریب یاد کر لئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میں نے آسانی سے امتحان کی تیاری کر لی اور ہم دونوں نے جب امتحان دیا تو پرچوں کو بہت ہی آسان پایا۔

جب امتحان کا نتیجہ نکلا تو میری انتہائی خوشی کا موجب ہوا۔ میں نہ صرف امتحان میں جس کو اردو

ذریعہ تعلیم ہونے کی وجہ سے بہت مشکل سمجھتا تھا کامیاب ہوا- بلکہ اپنی جماعت میں اول نمبر پر آیا-
(حیات قدسی حصہ پنجم صفحہ 170-171)

حضرت مولانا محمد ابراہیم

بقاپوری صاحب

☆میں نے اپنے دونوں بیٹوں چوہدری محمد اسماعیل اور ڈاکٹر محمد اسحٰق کے لئے 1939ء کے امتحان میں کامیابی کی دعا کی- 4 مئی 1939ء بوقت سحری دیکھا مجھے فضل احمد بلاتا ہے میں سمجھتا ہوں چونکہ مجھے فضل احمد بلاتا ہے اس لئے میری ضرورتیں عمدہ طریق سے پوری ہو جائیں گی- الحمدللہ تعالیٰ کہ دونوں کامیاب ہو گئے- جن کی اطلاع ان کو قبل از وقت دی گئی تھی-
(حیات بقاپوری جلد 1 صفحہ 185)

☆ 9 مئی 1939ء بوقت سحری عزیز محمد اسحٰق کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے کے لئے دعا کی گئی- تو معلوم ہوا کہ عزیز دوسرے نمبر پر امتحان میں پاس ہو گا- چنانچہ 4 جون 1941ء کو دو سال ایک ماہ پانچ دن بعد یہ رویا پوری ہوئی اور عزیزم دوم نمبر پر پاس ہوا- (حیات بقاپوری جلد 1 صفحہ 186)

☆ 16 جنوری 1940ء میں میں نے اپنے بیٹے محمد اسحٰق اور محمد اسمٰعیل کی اعلیٰ نمبروں پر امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے دعا کی- بعد نماز فجر عزیزان کی والدہ نے خواب سنائی کہ کسی نے بیٹھک میں آ کر کہا- مولوی صاحب آپ کو مبارک ہو- میں نے کہا کس بات کی مبارک؟ وہ کہتا ہے کہ آپ کے دونوں صاحبزادے کامیاب ہو گئے- سو الحمدللہ وہ دونوں ہی بعد میں کامیاب ہو گئے-
(حیات بقاپوری جلد 1 ص 187)

☆عزیز محمد اسحٰق جب ڈاکٹری کے امتحان میں دوسرے سال فیل ہوا- تو اس سے پہلے اسے نوماہی امتحان میں ساری کلاس میں فرسٹ آنے کے باعث خیال پیدا ہوا- کہ ڈاکٹر ممتحن نے کسی سازش کے ماتحت مجھے فیل کیا ہے- اور آئندہ بھی فیل کرتا رہے گا- اس لئے وہ تعلیم جاری رکھنے سے دل برداشتہ ہو گیا- بہت سمجھایا کہ دو سال پہلے کی محنت بھی ضائع ہو جائے گی- لیکن وہ نہ مانا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا اسے کسی وقت میرے پاس بھجوائیں- میں بھی اسے سمجھاؤں گا- محمد اسحٰق نے کہا- مبارکہ بیگم کی خواب سچی ہوتی ہے- وہ دعا کر کے بتلائے کہ کیا کرنا چاہئے- چنانچہ 11 نومبر 1940ء کو جب مبارکہ بیگم نے دعا کی- تو اس کے بعد اس نے بیان کیا کہ کوئی آدمی مجھے کہتا ہے- محمد اسحٰق کو ڈاکٹری میں نہ ڈالو- اس سے اور تشویش بڑھی اور ارادہ کیا کہ اگر فیس داخل نہ کی گئی ہو تو اسے میڈیکل سکول سے اٹھا کر کسی دوسرے سکول میں داخل کرایا جائے- اسی تشویش میں 12 نومبر کی تاریخ بھی گزر گئی- جب رات کو عشاء کے بعد میں اسی خیال میں چارپائی پر لیٹا تو مجھے آواز آئی "اس کا مطلب یہ نہیں-" یعنی مبارکہ بیگم کی خواب کی وہ تعبیر جو آپ سمجھتے ہیں- صحیح نہیں میں نے اسی رات بوقت تہجد نماز میں سات بار استخارہ کیا- کہ الٰہی اگر ڈاکٹری اس کے لئے مفید اور بابرکت ہے تو آسانی پیدا کر دے اور ساتھ ہی یہ دعا کی کہ اپنی تقدیر بدل دے- پس جب 13-14 نومبر کی درمیانی رات آئی تو میں نے تین بار یہ مبشر خواب دیکھے- اول ایک صف میں کچھ لڑکے بیٹھے ہیں- کوئی کہتا ہے محمد اسحٰق پاس ہونے والوں میں سے ہے- اس پر وہ ان میں آ کر بیٹھ گیا- (2) بعد غنودگی پھر دوسری بار دیکھا ایک جگہ مولوی شیر علی صاحب کھڑے ہیں- میں نے محمد اسحٰق کو بھی لا کر ان کے پاس کھڑا کر دیا ہے اور کوئی کہتا ہے محمد اسحٰق پاس ہے- (3) تیسری بار پھر غنودگی کے بعد دیکھا کہ کوئی مجھے بگو گوشہ دے کر کہتا ہے کہ یہ کشمیری پھلوں میں سے سب سے اعلیٰ پھل ہے- اور کوئی کہتا ہے محمد اسحٰق پاس ہے- یا رؤیا میں میرے دل میں گزرا کہ محمد اسحٰق پاس ہے- چنانچہ صبح کو میں نے اپنے تینوں خواب محمد اسحٰق اور اس کی والدہ کو بھی سنا دیئے- کہ محمد اسحٰق انشاء اللہ تعالیٰ 1941ء اور 1943ء کے امتحانوں میں پاس ہی ہوتا جائے گا- چنانچہ بعد میں ایسا ہی ظہور میں آیا- الحمدللہ
(حیات بقاپوری جلد اول صفحہ 187 تا 189)

ضرور کامیاب ہو جائیں گے

☆ جن دنوں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈپٹی کمشنر کا امتحان دینے کے لئے ولایت جانے والے تھے- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے مجھے خط لکھا کہ ان کی کامیابی کے لئے دعا کروں اور اگر کوئی انکشاف ہو تو اس سے بھی اطلاع دوں میں نے ان دنوں (اپریل 1937ء) میں دو تین روز دعا کی تو دیکھا کہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ہاتھ میں ایک بیٹ (Bat) ہے اور حاکمانہ وردی میں ملبوس ہیں- اور بیٹ کو چارپائی پر رکھ دیا اور ساتھ ہی دکھایا گیا کہ ایک ڈپٹی کمشنر لائل پور کے اسٹیشن کے قریب کے راجباہ پر کھڑا ہے- میں نے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں صاف لکھ دیا کہ وہ ضرور کامیاب ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ- اور لائل پور ضلع میں مربعوں کا کام بھی ان کے سپرد ہو گا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا-

(حیات بقاپوری جلد اول ص 179)

وہ امتحان میں کامیاب ہو گا

عزیز محمد اسمٰعیل کے منشی فاضل کے امتحان میں کامیابی اور اس کی ترقی کے لئے دعا کی گئی- 21 جولائی 1942ء کو خواب میں دیکھا کہ عزیز موصوف کا لفافہ آیا ہے اور اس میں ایک اور لمبا سا لفافہ معلوم ہوتا ہے- کہ سرکاری طور پر اسے مالی اعزاز بھی دیا گیا ہے- اس کی اطلاع عزیز کو دی گئی کہ وہ امتحان میں کامیاب ہو گا- اور عنقریب اس کی تنخواہ میں بھی ترقی ہو گی- چنانچہ 25 جولائی 1942ء کو امتحان میں کامیاب ہوا- اور یکم اگست 1942ء کو بیس روپے تنخواہ میں ترقی ہوئی- الحمدللہ

(حیات بقاپوری جلد اول ص 189 تا 190)

چھوٹی عمر میں تحصیلدار

صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس سکھر حال پراونشل امیر صوبہ سندھ نے مجھے اپنے بیٹے عزیز فخر الدین کے تحصیلداری کے امتحان میں پاس ہونے کے لئے دعا کرنے کو کہا- میں نے دعا کی تو 7/اپریل 1947ء کو دیکھا کہ عزیز فخر الدین کھڑا ہے اور کسی پاس والے نے کہا کہ یہ سب سے چھوٹی عمر میں تحصیلدار ہوا ہے- چنانچہ 25 جون 1947ء کو امتحان کے نتیجہ میں کامیاب ہو گیا اور دوسرے پاس ہونے والوں میں سب سے چھوٹا تھا-

(حیات بقاپوری جلد اول ص 195)

داخل ہو جائے گا

یکم جولائی 1938ء میں ڈاکٹر محمد اسحٰق کو سکول امرتسر میں داخل کرانے کے لئے میں اس کے ہمراہ گیا- تو معلوم ہوا کہ سکول میں داخل ہونے کے لئے کئی ایف-اے اور بی-اے پاس طالب علم آئے ہوئے تھے- اور اچھے امیروں کی سفارشیں بھی ہیں- اس سے مجھے سخت گھبراہٹ ہوئی درخواستیں کرنے والے طالب علم 200 تھے- میرا سوائے خداوند کریم مسبب الاسباب کے کوئی سفارشی نہ تھا- اس لئے بڑے قلق اور کرب کے ساتھ رات کو دعا کر کے سو گیا- کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت جبرائیل ہیں- اور محمد اسحٰق کے داخلہ کے متعلق مجھے تسلی دیتے ہیں کہ عزیز داخل ہو جائے گا- آپ ایک نوجوان خوبصورت مضبوط انسان کی شکل میں متمثل ہیں- جس کی عمر 30-32 سال ہو گی- صبح میں نے عزیز کو تسلی دی اور میں اس کے ساتھ گیا- اور فیض اللہ چک کے ایک احمدی طالب علم عطاء الرحمٰن کو جو دوسرے سال کا طالب علم تھا میں نے کہا مجھے ایسی جگہ کھڑا کرو- جہاں سے میں انٹرویو کرنے والوں کو دیکھ سکوں- چنانچہ اس نے ان کے کمرہ کے پیچھے ایک کھڑکی کے پاس کھڑا کر دیا- جہاں سے میں نے دیکھا کہ تین چار افسر بیٹھے انٹرویو کر رہے ہیں- اور کسی کو فٹ اور کسی کو ان فٹ کرتے جاتے ہیں- جب محمد اسحٰق کمرہ میں داخل ہوا- اس وقت میں نے رقت سے دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو ایسا دیکھا گویا وہ قریب آ گیا ہے- اور مجھ پر ربودگی طاری ہو گئی- محمد اسحٰق کی نظر درست ثابت ہوئی- لیکن بعد میں کہا یہ کمزور ہے اور اسے فیل کر دیا- اس وقت محمد اسحٰق بھی رو پڑا- اور میں نے خدا سے دعا کی کہ اے خدا! اب تیری قدرت دکھانے اور مجھ پر رحم فرمانے کا وقت ہے- چنانچہ اس وقت دوسرے ڈاکٹر نے پھر محمد اسحٰق کو واپس بلا لیا- اور کہا کہ نہیں اسے لے لو- چنانچہ اسے لے لیا گیا- اس وقت جن لوگوں نے مجھے دعا کرتے دیکھا وہ کہنے لگے کہ اس شخص نے دعا کر کے آخر اپنے بیٹے کو داخل کروا ہی لیا- فالحمدللہ تعالیٰ

(حیات بقاپوری جلد اول ص 199 200)

پرچے چنگے ہو رہے ہیں

1949ء میں جب عزیزہ رقیہ بیگم بی-اے کرنے کے بعد بی ٹی کا امتحان دے رہی تھی- تو اس کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی- تو مجھے کوئی کہتا ہے "پرچے چنگے ہو رہے ہیں-" الحمدللہ کہ وہ کامیاب ہو گئی- (حیات بقاپوری جلد اول ص 204)

موصوف داخل ہو جائے گا

مورخہ 24/اگست 1954ء کو عزیز صلاح الدین ابن مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کے لئے میڈیکل انٹرویو میں کامیابی کے لئے دعا کی- تو میں نے دیکھا کہ عزیز موصوف داخلہ کے لئے فیس ادا کر رہا ہے- اس کی اطلاع اسی وقت اس کے نانا جان خواجہ عبید اللہ صاحب کو کر دی گئی- کہ انشاء اللہ العزیز موصوف داخل ہو جائے گا چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا-

(حیات بقاپوری حصہ سوئم صفحہ 94)

مسرور ہو گا

30-4-55 کو محمد طفیل ولد محمد زبیر صاحب کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کر رہا تھا- کہ القاء ہوا -یسر- یعنی مسرور ہو گا- چنانچہ وہ امتحان میں پاس ہو گیا- (حیات بقاپوری حصہ سوئم صفحہ 99)

وظیفہ حاصل کرے گا

نومبر 1955ء میں عزیز سلیم اللہ خان نے میر پور خاص سندھ سے مجھے اپنے بیٹے ظفر اللہ خان کے وظیفہ کے امتحان میں کامیابی کے لئے لکھا- میں نے دعا کی تو دوسرے تیسرے دن مجھے خواب میں بتلایا گیا کہ وہ امتحان میں پاس ہو کر وظیفہ حاصل کرے گا- چنانچہ اس نے امتحان دیا- مگر اس کی کامیابی کی اطلاع دسمبر 1956ء تک کوئی نہ آئی- آخر 1957ء شروع ہو گیا- جنوری 1957ء کے وسط تک بھی میرے پوچھنے پر جواب نفی میں آتے رہے- آخر 22-1-57 کا لکھا ہوا خط مجھے ملا- جس سے حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ظاہر ہوا- چنانچہ اسی خط کی نقل درج ذیل ہے-

آپ یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ عزیزم ظفر اللہ خان محض آپ کی دعاؤں کی قبولیت سے جو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے قبول فرمائیں وظیفہ کے امتحان میں کامیاب ہو گیا ہوا ہے- دراصل یہ بھی

باقی صفحہ 5 پر

مبارک احمد بھٹی صاحب

اسلام آباد - جدید سہولتوں سے آراستہ دارالحکومت

مارگلہ کی پہاڑیوں میں گھرا عالمی معیار کا خوبصورت شہر

1947ء میں قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد سے ہی محسوس کیا گیا کہ مملکت پاکستان کا دارالحکومت جدید دور کی ضرورتوں کے مطابق ہونا چاہئے جو اپنے کلچر اور ثقافت کی عکاسی کرتا ہو' جہاں اپنی امیدوں آرزوؤں اور اپنے خوابوں کی تعبیر ممکن ہو سکے پاکستانی قوم ایک ایسی پرسکون جگہ کی متلاشی تھی جہاں لسانی' سماجی' مذہبی آزادی ہو۔

چنانچہ 1958ء میں ایک کمیشن تشکیل دیا گیا جس کا نام "فیڈرل کیپیٹل کمیشن" رکھا گیا جس کا کام نئے دارالحکومت کے لئے سروے کر کے جگہ تلاش کرنا تھا مختلف جگہوں کی تلاش اور معائنہ کے بعد 1959ء میں جو رپورٹ پیش کی گئی ان میں موجودہ جگہ یعنی مارگلہ کی سرسبز پہاڑیوں کے پاس زیادہ موزوں متصور ہوئی چنانچہ راولپنڈی کے قریب 14 کلو میٹر کے فاصلے پر مارگلہ ہلز کی درمیانی جگہ کو اس وقت کے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی کابینہ نے نئے دارالحکومت کے طور پر منظور کر لیا۔

اس کا ماسٹر پلان ایک یونانی فرم Daxiadis Associats of Athens نے تیار کیا جس کی منظوری گورنمنٹ نے 24 مئی 1960ء کو دی بعد میں پاکستانی انجینئرز کی انتھک محنت کے بعد ایک جدید اور مثالی شہر کی ابتدا ہوئی جو آج ترقی کرتا ہوا ایک نئی منزل کی جانب گامزن ہے۔ مارگلہ کی پہاڑیوں میں گھرا ہوا سرسبز و شاداب درختوں' پودوں اور پھولوں سے لبریز آج یہ شہر دنیا کے کسی بھی ملک کے دارالحکومت سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

جغرافیہ: اسلام آباد کی سطح سمندر سے اونچائی 457 سے 610 میٹر ہے اور رقبہ 906.50 مربع کلو میٹر ہے سالانہ اوسط درجہ حرارت کم سے کم 14.4C اور زیادہ سے زیادہ 28.9C رہتا ہے آبادی تقریباً دس لاکھ ہے یہاں کے رہنے والوں کی زیادہ تر زبان پنجابی' اردو ہے لیکن انگلش بولنا عام ہے۔ اسلام آباد کی سیر کرنی ہو تو اکتوبر اور مارچ کے دوران آنا چاہئے۔

اسلام آباد کو آٹھ زونوں میں تقسیم کیا گیا ہے (1) ایڈمنسٹریٹو (2) ڈپلومیٹک (3) رہائشی ایریا (4) تعلیمی سیکٹر (5) کمرشل ایریا (6) دیہی علاقہ (7) گرین ایریا (8) انڈسٹریل ایریا۔

آج اسلام آباد ہر شعبہ ہائے زندگی میں ترقی کر رہا ہے مختلف ادارے اور کمپنیاں اپنے ہیڈ آفس یہاں منتقل کر رہے ہیں اور اس شہر کی رونق میں اضافہ کا باعث ہیں۔

مساجد اسلام آباد کے ہر سیکٹر میں سرکاری مساجد کے علاوہ مختلف مسالک کی نجی مساجد ہیں لیکن سب سے بڑی اور خوبصورت فیصل مسجد ہے۔ مارگلہ کی پہاڑیوں کے ساتھ وسیع و عریض یہ مسجد فن تعمیر کا ایک عمدہ نمونہ ہے یہ سعودی عرب کے سابق فرمانروا شاہ فیصل کی طرف سے پاکستانیوں کے لئے ایک تحفہ ہے۔ جو اسلام آباد آئے اور فیصل مسجد نہ دیکھے اس نے اسلام آباد دیکھا ہی نہیں۔ اس کے علاوہ لال مسجد اسلام آباد میں زیادہ مشہور ہے۔

تعلیمی ادارے: تعلیم کے میدان میں اسلام آباد نے بہت ترقی کی ہے تقریباً 90% لوگ پڑھے لکھے ہیں اس کی وجہ شائد یہاں کا شاندار تعلیمی معیار ہے۔ جگہ جگہ گورنمنٹ سکولز و کالجز اور پرائیویٹ ادارے طالب علموں کو جدید اور قابل عمل تعلیم سے روشناس کر رہے ہیں اس وقت ہر سیکٹر میں سکولز و کالجز کے علاوہ پی اے ایف ماڈل کالج' او پی ایف ماڈل کالج' بحریہ ماڈل کالج' بیکن ہاؤس' فروبلز اور یونیورسٹیوں میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور قائداعظم یونیورسٹی سرفہرست ہیں۔ قائداعظم یونیورسٹی پڑھنے کے علاوہ دیکھنے کے بھی لائق ہے ایک انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی بھی یہاں قائم ہے جس میں تمام اسلامی ممالک کے طلباء و طالبات دینی تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ جدید تعلیم اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے جگہ جگہ کمپیوٹر سنٹرز کھلے ہوئے ہیں۔

ہسپتال: شہریوں کو صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے اس وقت اسلام آباد میں سات بڑے ہسپتال کام کر رہے ہیں ان میں علی میڈیکل سنٹر' کیپیٹل ہسپتال جو CDA کے ورکرز کے لئے مخصوص ہے فیڈرل گورنمنٹ سروسز ہاسپٹل (Poly Clinic) جو فیڈرل گورنمنٹ کے ملازمین کے لئے مخصوص ہے عام پبلک کو بھی علاج کی سہولت میسر ہے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز جو (PIMS) کے نام سے بھی مشہور ہے اس میں ہر کوئی آ کر معائنہ اور علاج کروا سکتا ہے شفاء انٹرنیشنل کافی مہنگا ہسپتال ہے لیکن ہر قسم کی سہولت سے آراستہ ہے۔ اس کے علاوہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ (NIH) یہ دراصل لیبارٹری ہے۔ جس میں زیادہ تر الرجی اور دیگر بیماریوں کی تحقیق اور علاج کے لئے کام کیا جاتا ہے اور پاکستان کے لوگ Visit کو آتے ہیں۔

شاپنگ سنٹرز: شروع میں یہاں صرف ایک مین بازار جس کا نام آب پارہ رکھا گیا مشہور تھا اب ہر سیکٹر میں مختلف مارکیٹیں بنائی گئی ہیں اور ہر سیکٹر چار سب سیکٹرز میں تقسیم ہے ہر سب سیکٹر میں ایک ایک مارکیٹ کے علاوہ ایک بڑی مارکیٹ بھی ہے جو مرکز کہلاتی ہے ان میں آب پارہ سپر مارکیٹ' ایف ٹین مرکز' جناح سپر مارکیٹ' ایوب مارکیٹ' میلوڈی مارکیٹ' ستارہ مارکیٹ' کراچی کمپنی' عوامی مرکز' اس کے علاوہ ہفتہ وار بازار بھی لگائے جاتے ہیں۔

عمارتیں: اسلام آباد میں پبلک بلڈنگز کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اس وقت ان کی تعداد ایک سو دس سے تجاوز کر گئی ہے۔ ان میں سے چند ایک کے نام پیش خدمت ہیں ایوان صدر' قومی اسمبلی' پارلیمنٹ ہاؤس' پرائم منسٹر ریزیڈنس' پرائم منسٹر سیکرٹریٹ' پارلیمنٹ لاجز' کنونشن سنٹر' سپریم کورٹ' سٹیٹ بینک' سنٹرل بورڈ آف ریونیو' پرنٹنگ کارپوریشن' اقبال ہال' فارن آفس' کمیونٹی سنٹر' فائر بریگیڈ' سٹاک ایکسچینج' انٹرنیشنل پوسٹ آفس F-7' فیڈرل بورڈ' پی ٹی وی۔ اس کے علاوہ ہر صوبہ کے یہاں ہاؤسز ہیں جیسے پنجاب ہاؤس' بلوچستان ہاؤس' فرنٹیئر ہاؤس' سندھ ہاؤس' آزاد کشمیر ہاؤس جہاں متعلقہ صوبہ سے آئے ہوئے مہمان ٹھہرتے ہیں۔

میوزیم اور لائبریریاں: اسلام آباد کے 42 سالوں میں قائم دس بڑے میوزیم لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں ہر ایک اپنی مثال آپ ہے اس وقت جو مشہور میوزیم ہیں ان میں اسلام آباد میوزیم' نیچرل ہسٹری میوزیم' لوک ورثہ میوزیم' نیشنل آرٹ گیلری' روہتاس گیلری' امریکن سنٹر' برٹش کونسل' چلڈرن لائبریری اور نیشنل لائبریری ہیں ان میوزیم کا اسلام آباد کو خوبصورت کرنے میں ایک مقام حاصل ہے۔

سیر گاہیں

اسلام آباد خود ایک لحاظ سے سیر گاہ ہے لیکن اس کے باوجود اس میں بہت سی سیر گاہیں بنائی گئی ہیں جو عوام کو تفریح پہنچاتی ہیں۔ فیصل مسجد کو دیکھنے کے لئے لوگ جوق در جوق آتے ہیں۔

دامن کوہ: مارگلہ کی پہاڑیوں پر ایک بہت ہی خوبصورت مقام بنایا گیا ہے جس میں ایک ہوٹل اور سیر گاہ ہے اسی کے بالکل نیچے چڑیا گھر اور بچوں کے لئے پارک ہے جسے (جاپانی چلڈرن پارک) بھی کہتے ہیں ایک نئے قسم کا تفریحی مقام ہے اسلام آباد میں شکر پڑیاں' فاطمہ جناح پارک' پیر سوہاوہ' روز اینڈ جاسمین گارڈن' بری امام جیسی سیر گاہیں قابل دید اور قابل نظارہ ہیں اس کے علاوہ ہر سیکٹر میں ایک پارک ہے جن کی تعداد تقریباً 23 بنتی ہے۔ چار سینما ہال ہیں۔ جو فیملی پکچر کے لئے مشہور ہیں۔ دامن کوہ پر چیئر لفٹ اور شکر پڑیاں پر سرکلر ریلوے کی تعمیر کے منصوبے بھی زیر غور ہیں۔

پولیس سٹیشن: کسی بھی ملک میں عوام کی جان و مال کی حفاظت کے لئے پولیس سٹیشن قائم کئے جاتے ہیں۔ شروع میں اسلام آباد میں ایک پولیس سٹیشن قائم تھا اب آٹھ بڑے پولیس سٹیشن قائم ہو چکے ہیں ان میں ایک وومن پولیس سٹیشن بھی شامل ہے اسلام آباد کی پولیس عوام سے تعاون کرنے کے لحاظ سے ملک کی باقی پولیس سے ممتاز مقام رکھتی ہے۔

بس سٹینڈ: اسلام آباد میں چھوٹے چھوٹے بہت سے بس سٹینڈ بنے ہوئے ہیں۔ لیکن جو بڑے بس سٹینڈوں میں شمار کیا جاتے ہیں ان میں جی نائن بس سٹینڈ جو کراچی کمپنی کے نام سے موسوم ہے جہاں سے بسیں دوسرے شہروں میں بھی جاتی ہیں۔ فیض آباد بس سٹینڈ جس کا کچھ حصہ اسلام آباد میں ہے اور کچھ راولپنڈی میں اور سیکرٹریٹ بس سٹینڈ وغیرہ شامل ہیں۔ اب H-11 میں اسلام آباد کا سب سے بڑا بس سٹینڈ زیر غور ہے۔

سفارت خانے: اسلام آباد میں تمام ملکوں کے سفارت خانوں کے لئے ایک الگ جگہ متعین کی گئی ہے Diplomatic Anclave اس میں ابھی تک بڑے بڑے ملکوں کے سفارت خانے قائم ہیں مثلاً امریکہ' انگلینڈ' آسٹریلیا' جرمنی' روس' فرانس' جاپان' سپین' نائیجیریا' کینیڈا وغیرہ شامل ہیں جبکہ بعض ملکوں کے سفارت خانے ابھی تک رہائشی گھروں میں ہی ہیں جن رہائشی سیکٹرز میں زیادہ سفارت خانے ہیں ان میں F-8,F-6,F-7, E-7,G-6 شامل ہیں۔

اسلام آباد میں ایک انڈسٹریل ایریا قائم کیا گیا ہے جہاں اس وقت پچاس کے قریب فیکٹریاں کام کر رہی ہیں ان میں گھی کی تین صابن کی تین سٹیل ملز چھ' چار فلور ملز' بسکٹ فیکٹری' آئس کریم اور ماربلز کی فیکٹریاں شامل ہیں یہ تمام فیکٹریاں I-9 اور I-10 کے علاقہ میں ہیں۔

ہوٹل و ریسٹورنٹ: اسلام آباد میں اس وقت چالیس کے قریب ریستوران کام کر رہے ہیں جن میں پاکستانی اور چائنیز ریسٹورنٹ شامل ہیں اور تقریباً ہر سیکٹر میں کھولے گئے ہیں۔ ریسٹورنٹ کے علاوہ بین الاقوامی معیار کے دس ہوٹل اس شہر کی رونق میں اضافہ کر رہے ہیں ان میں میرٹ ہوٹل' میراج ہوٹل' ہالیڈے ان' سرینہ ہوٹل' قابل ذکر ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

کرامت ہے۔ کیونکہ میں یہ خیال کرتا تھا۔ کہ اگر ظفر اللہ خان پاس ہو جاتا۔ تو اس کا ہیڈ ماسٹر یا کوئی دوسرا استاد تو بتلاتا کہ وہ پاس ہو گیا ہے۔ یہ امتحان جنوری یا فروری 1956ء میں ہوا تھا۔ اب چند روز ہوئے۔ اس کے ہیڈ ماسٹر نے پرانے کاغذات دیکھے تو دیکھا کہ میونسپل ہائی سکول کے جتنے لڑکے وظیفے کے امتحان میں بیٹھے تھے۔ ان میں صرف ظفر اللہ خان ہی پاس ہوا ہے اور اس کے وظیفہ کی 97 روپے 8 آنے رقم جمع ہو چکی ہے۔ جو آج انہوں نے دی ہے۔"

(حیات بقاپوری حصہ سوم صفحہ 106)

حفیظ احمد شاہد صاحب

مکرم چوہدری سلطان علی صاحب آف لاہور

خاکسار کے خسر مکرم چوہدری سلطان علی صاحب ساکن چاہ میراں حلقہ سلطان پورہ لاہور گو پیدائشی احمدی نہ تھے لیکن اس رنگ میں پروان چڑھے جیسے پیدائشی احمدی ہوں۔

شادی سے قبل میرے ساتھ ان کی رشتہ داری نہ تھی لیکن بحیثیت مربی سلسلہ روحانی تعلق تھا۔

عین نوجوانی کی زندگی میں 1948ء میں بیعت کرنے کے معاً بعد نظام وصیت سے وابستہ ہو گئے اور جس جگہ بھی خواہ گھریلو زندگی ہی ہو دین سے دوری دیکھی وہاں سے علیحدہ ہو جاتے۔ ہر کام سے قبل بسم اللہ پڑھنا ان کا شیوہ بن چکا تھا۔ بغیر سلام کہے نہ کبھی گھر میں داخل ہوتے اور نہ گھر سے کبھی نکلتے۔

روحانی زندگی کو اختیار کرنے میں پوری کوشش کرتے رہے اس لحاظ سے اپنی سرکاری ملازمت کے دوران بھی جس شعبہ سے وابستہ تھے اگر دنیا مقدم ہوتی تو ناجائز اموال اکٹھے کرنے کے بے شمار مواقع تھے ان کے ایک قریبی دوست نے بتایا کہ انہیں کئی دفعہ انسپکشن ٹیم سے اوپر کی سطح سے صرف اس لئے الگ کر دیا گیا کہ یہ رشوت نہ لیتے ہیں اور نہ دیتے ہیں اور اس طرح بفضل اللہ تعالیٰ اپنی پوری سروس بے داغ گزاری اور دین کو مقدم کرنے کی وجہ سے انہیں بعض اوقات مشکلات میں ڈالنے کی کوشش بھی ہوئی لیکن آپ کامیاب رہے اس کے برعکس اپنی ڈیوٹی کے دوران جہاں دورے پر گئے وہاں احمدیہ بیت الذکر کا پوچھ کر پہنچ گئے تاکہ نماز باجماعت سے رہ نہ جائیں نماز کو سنوار کر ادا کرنا اور باجماعت پڑھنا خواہ اس کے لئے کچھ سفر کرنا پڑے ان کا شیوہ تھا اور شدید بیماری کی حالت کے سوا کبھی نماز تہجد نہ چھوڑی اللہ کے فضل سے اس پر تواتر سے کاربند رہے ہر کام میں ہمیشہ دعا کا سہارا لیا اپنے لئے ہمیشہ دعا کے لئے کہتے اور انہیں جب دعا کے لئے کہا جاتا تو کہتے ابھی دعا کرتے ہیں اسی وقت ہاتھ اٹھاتے اور خدا کے آگے جھک جاتے۔

دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ ایک دفعہ میں خود ان کے ساتھ ایک سفر پر تھا اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کارڈ سائز تصویر جیب سے نکال کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور سب کو پیغام حق پہنچایا ان کے ساتھ سفر کرنے والے بتاتے ہیں کہ کبھی ایک واقعہ بھی ایسا نہ تھا جب انہوں نے حکمت عملی سے دعوت الی اللہ نہ کی ہو۔ بہت ساری سعید روحوں کو دین حق میں داخل کیا اور پھر نئے داخل ہونے والوں کو چھوڑا نہیں بلکہ جس حد تک ان کی ضرورتیں پوری کر سکتے تھے پوری کیں اور اس کام کے لئے خرچ کرنے سے نہ گھبراتے تھے۔ عام دنیاوی معاملات میں دین کو فوقیت دی خصوصاً لین دین کے معاملات میں یہ بات پہلے طے کر لیتے اور بڑی ہی پختگی کے ساتھ اس پر کاربند رہتے۔ ایک دفعہ ربوہ میں ہمارے گھر آئے میرے بڑے بھائی صاحب بیرون ملک جانے کے لئے کسی شخص کو نقد رقم دے رہے تھے مرحوم یہ دیکھ کر میرے بھائی کو بلا کر باہر لے گئے اور کہا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں دینی تعلیم بالکل اس کے برعکس ہے آپ غلط کام کر رہے ہیں اس معاہدہ کو لکھیں اور ساتھ گواہ شامل کریں۔ میرے بھائی صاحب نے کہا کہ چوہدری صاحب آپ کو علم نہیں یہ بڑے اعتبار والے آدمی ہیں اور فلاں معزز کے بیٹے ہیں بعد میں وہ ساری رقم ضائع ہو گئی اور میرے بھائی صاحب اس وقت بیرون ملک نہ جا سکے۔

حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر کاربند رہ کر ساری زندگی گزاری حضور کی کتابوں میں کاغذ رکھ کر نشانات لگاتے تھے کہ فلاں جگہ پر یہ اہم نکتہ ہے۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ والہانہ عشق تھا حضور انور کی طرف سے کوئی پیغام کوئی دعا بیان ہوتی اسے فوراً یاد کرتے اور لکھ کر دوستوں کو تقسیم کرتے اور پوری طرح سمجھنے کے لئے اہل علم سے بھی رابطہ کرتے۔

مرحوم کا یہ طریق رہا کہ ہر ایک سے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو عزت و تکریم کا سلوک کرتے اور حسب مراتب اس میں اور بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔

ان کے کاغذوں میں میں نے دیکھا کہ وفات سے غالباً ایک ماہ قبل کا واقعہ ہے انہیں پیغام ملا کہ حلقہ میں آج داعیان کی میٹنگ ہے اور صرف نام لکھا کہ فلاں مربی سلسلہ آ رہے ہیں۔ مرحوم نے اپنی سرخ قلم سے سب سے اوپر پہلے اس چٹ پر بسم اللہ لکھا پھر تاریخ لکھی اور اس کے بعد مکرم و محترم کے الفاظ لکھے مربی صاحب کے نام کے بعد صاحب لکھا۔

خدا تعالیٰ پر کامل یقین تھا ایسا یقین کہ اس کے لئے بظاہر کوئی نقصان بھی اٹھانا پڑے غیر اللہ پر ذرہ بھر بھی بھروسہ نہیں کرتے تھے میرے ساتھ محض رضا الٰہی کے تحت پیوند قائم ہوا میری بیوی ان کی اولاد میں سے چھوٹی ہیں ان کے ساتھ باقیوں کی نسبت کچھ زیادہ قربت تھی شاید مربی کی بیوی ہونے کے ناطے۔ شدید بیماری کی حالت میں میری بیوی جب وفات سے چند دن قبل ربوہ سے لاہور پہنچیں تو والد صاحب کی حالت دیکھ کر کہا کہ میرا اب کیا بنے گا آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اللہ کے سہارے۔

مالی قربانی کا یہ عالم رہا کہ ساری زندگی گھر والے اور سیکرٹری مال اس بات کے گواہ ہیں کہ تنخواہ یا پنشن وغیرہ آنے پر سب سے پہلے ایک ایک پیسے کا حساب کر کے چندے کی ادائیگی کی اور پوری شرح سے ادائیگی کرنا نہ صرف اپنی ذمہ داری سمجھا بلکہ اولاد کو بھی یہی نصائح کرتے رہے۔ تحریک جدید اور وقف جدید کی تحاریک کو بہت اہمیت دیتے بعد از ریٹائرمنٹ اپنی زندگی وقف کرنے کی درخواست بھی دے دی تھی۔ وقف جدید کی اصل غرض

حضرت مصلح موعود کی زبان سے ہمیں کئی دفعہ سنائی۔

ربوہ سے اور ربوہ کے مکینوں سے بہت پیار تھا سلسلہ کے اہل کاروں کو ملنا اپنی بہت بڑی سعادت مندی سمجھتے۔ ربوہ بار بار آنا ایک معمول بن چکا تھا تاکہ بار بار زیارت ہو اس لئے کہ حضرت مصلح موعود کا فرمان ہے کہ بار بار مرکز سلسلہ میں آؤ۔ قادیان پہنچنے کے لئے بھی ہر قسم کی مشقت برداشت کر لیتے اور پہنچ جاتے تھے۔ اگر ایک دن کے لئے بھی ربوہ آتے تو کاموں کا حرج کر کے بہشتی مقبرہ ضرور پہنچتے اور دعا کرتے ان کی والدہ، جن سے انہیں بہت پیار تھا ان کی قبر پر جانے سے پہلے خلفاء احمدیت کی قبروں پر دعا کے لئے جاتے اور ہمیشہ ایسے ہی کیا۔

اللہ تعالیٰ سب اہل خانہ اور سوگوار خاندان کو ان کی نیکیاں اختیار کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

بیسویں صدی اور ایٹمی دوڑ

بیسویں صدی میں ہونے والی دو عظیم جنگوں کے مالی اور جانی نقصان کے باوجود انسان کے شوق جنگ و جدل نے مزید مہلک ہتھیار ایجاد کر لئے۔ جہاں ایک طرف فضا میں انسانی خون اور بارود کی مہک رچ بس گئی' وہاں دوسری طرف چند ممالک نے سپر پاور بن کر پوری دنیا میں اپنی اجارہ داری قائم کر لی۔ ایٹمی دوڑ کے سلسلے میں رونما ہونے والے واقعات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ 16 جولائی 1945ء امریکا نے نیو میکسیکو کے صحرا میں پلوٹونیم بم کا پہلا آزمائشی تجربہ کیا۔

☆ 6۔ اگست 1945ء امریکی طیارے بی۔29 نے جاپان کے شہر ہیروشیما پر پہلا ایٹم بم پھینکا' تین دن بعد دوسرا ایٹم بم جاپان کے دوسرے شہر ناگاساکی پر گرایا گیا۔ چنانچہ 15۔ اگست کو جاپان نے ہتھیار پھینک دیئے۔ اس طرح دوسری عالمی جنگ ختم ہو گئی۔

☆ 29۔ اگست 1949ء سوویت یونین نے اپنا ایٹمی دھماکہ کیا۔

☆ اکتوبر 1952ء آسٹریلیا کے ساحل کے قریب جزائر مونٹ بیلو پر برطانیہ نے اپنا پہلا ایٹمی دھماکہ کیا۔

☆ مئی 1953ء امریکا نے نیواڈا' میں' زیادہ بڑا ایٹمی دھماکہ کیا۔ چند ہی دن بعد روس نے اپنا ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کیا۔

☆ 1957ء برطانیہ نے اپنے پہلے ہائیڈروجن بم کا جزائر کرسمس میں آزمائشی دھماکہ کیا۔

☆ فروری 1960ء فرانس نے صحرائے اعظم میں پہلا ایٹمی دھماکہ کیا۔

☆ اکتوبر 1963ء امریکا' برطانیہ اور سوویت روس نے ایک معاہدے کے تحت زیر آب یا خلا میں کسی بھی قسم کے ٹیسٹ کرنے پر پابندی (این پی ٹی) قبول کر لی۔ 100 ممالک نے اس معاہدے پر دستخط کئے البتہ فرانس اور چین اس سے الگ رہے۔

☆ اکتوبر 1964ء چین نے پہلا ایٹمی دھماکہ کیا۔

☆ مارچ 1970ء این پی ٹی (نیوکلیئر نان پرولیفریشن ٹریٹی) پر عمل درآمد کا آغاز ہوا۔

☆ 1970ء بھارت نے یورینیم 233 کی تیاری میں کامیابی حاصل کر لی۔

☆ 9 جون 1967ء چین نے پہلے ہائیڈروجن بم کا کامیاب تجربہ کیا۔

☆ 1972ء سوویت روس اور امریکا نے تخفیف اسلحہ کے ایک معاہدے (SALT-1) پر دستخط کئے۔

☆ مئی 1974ء بھارت نے پہلا ایٹمی دھماکہ کیا۔

1977ء امریکی محکمہ دفاع نے نیوٹران بم کے تیار ہو جانے کا اعلان کر دیا۔

☆ جون 1979ء امریکا اور روس کے درمیان تخفیف اسلحہ کے ایک معاہدے سالٹ۔ 2 پر دستخط ہوئے۔

☆ 26۔ اپریل 1986ء چرنوبل میں واقع روس کے ایٹمی پلانٹ سے تابکاری خارج ہوئی' جس نے پورے یورپ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جس سے ہزاروں لوگ متاثر ہوئے۔

☆ 11 مئی 1998ء کو بھارت نے دوسرا زیر زمین ایٹمی دھماکہ کیا۔ 13 مئی 1998ء کو بھارت نے اس سلسلے کا ایک اور دھماکہ کیا۔

☆ 20 مئی 1998ء کو پاکستان نے پہلا ایٹمی دھماکہ کیا اور دنیا کا پہلا اسلامی ایٹمی طاقت رکھنے والا ملک بن گیا۔ 31 مئی 1998ء کو پاکستان نے مزید ایک دھماکہ کر کے اس سیریل کو مکمل کیا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ و زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ کے دل کا بائی پاس آپریشن مورخہ 3-اپریل 2003ء بروز جمعرات ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں ہوگا۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ کمپیوٹر کورسز خدام الاحمدیہ پاکستان

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل، کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروادیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

Introduction to Windows-1

Composoing Urdu/English

Title page Designing

دورانیہ 2 ماہ فیس کورس -/1500 روپے

Visual Basic-2

دورانیہ 3 ماہ فیس کورس -/3000

Corel Draw & Photopaint-3

دورانیہ 3 ماہ فیس کورس -/2000

شیڈول = درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 3 اپریل 2003ء

انٹرویو 3 اپریل 2003ء 2 بجے سہ پہر

اجراء کلاسز 15 اپریل 2003ء

(انچارج شعبہ کمپیوٹر خدام الاحمدیہ پاکستان)

سانحہ ارتحال

مکرم سردار عبدالقادر صاحب شعبہ رشتہ ناطہ جرمنی تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ دختر ڈاکٹر سراج الدین صاحب مرحوم دارالنصر ربوہ مورخہ 20 مارچ 2003ء کو جرمنی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج رہ کر وفات پاگئیں مورخہ 21 مارچ کو نماز جمعہ کے بعد بیت السبوح فرینکفورٹ جرمنی میں مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی نے نماز جنازہ پڑھائی اور 25 مارچ کو جرمنی کے قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم حیدر علی ظفر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم محمد رفیع خاور صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 21 فروری 2003 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیٹی کا نام صبیحہ خاور عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم محمد شفیع صاحب مرحوم سابق زعیم جماعت احمدیہ چک سکندر نمبر 30 کی پوتی ہے۔ دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بچی کو نیک قسمت کرے اور خادمہ دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم کلیم اللہ خان صاحب دارالعلوم غربی صادق سے تحریر کرتے ہیں خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ شمیم اختر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم ملک دوست محمد صاحب سلانوالی ضلع سرگودھا بنت راجہ زین العابدین صاحب آف ڈھہ رانجھا حال دارالبرکات ربوہ بعمر 67 سال مورخہ 19-3-2003 کو سیالکوٹ میں وفات پاگئیں جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا اور دوسرے روز بعد نماز ظہر بیت المہدی گولبازار میں نماز جنازہ ہوئی۔ اور قبرستان عام ربوہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ خاندانی ابتلاء کے باوجود مستقل مزاجی سے احمدیت پر قائم رہیں۔ شروع سے ہی ٹیچنگ کے شعبہ سے وابستہ تھیں۔ اور ربوہ میں بھی سرکاری سروس کا موقع ملا۔ والدین کی خدمت اور چھوٹے بہن بھائیوں اور اپنی اولاد کی سرپرستی پر کمر بستہ رہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم مہر منیر احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید بدین شہر تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بھانجی مکرمہ فرح بشیر صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب طاہر صدر جماعت بدین شہر کے نکاح کا اعلان مکرم محمد زکریا طارق صاحب ابن مکرم محمد صالح زاہد صاحب آف کینیڈا کے ساتھ مورخہ 16 مارچ 2003ء بعد نماز مغرب بیت الحمد بدین شہر میں مکرم فخر احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ ضلع بدین نے بعوض دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر کیا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع و غروب

بدھ	2-اپریل	زوال آفتاب	12-12
بدھ	2-اپریل	غروب آفتاب	6-31
جمعرات	3-اپریل	طلوع فجر	4-29
جمعرات	3-اپریل	طلوع آفتاب	5-53

پاکستان نے بیرون ملک ہتھیاروں کی تیاری میں مدد دی امریکہ نے الزام لگایا ہے کہ کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز نے ایک دوسرے ملک، شخص یا ادارے کو تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی تیاری اور انہیں مزید بہتر بنانے میں مدد دی۔ اور مواد بھی فراہم کیا۔ امریکی سفارتخانے کی طرف سے اسلام آباد میں جاری کئے جانے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ اسی لئے کہوٹہ لیبارٹریز پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں اور اس کا مقصد ایٹمی ہتھیاروں کی روک تھام ہے بیان میں اس بیرونی ملک، شخص یا ادارے کا نام نہیں لیا گیا جس سے ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کا خدشہ ہے۔

القاعدہ کو دہشت گرد قرار دینے کا فیصلہ وزیر داخلہ مخدوم فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ حکومت نے القاعدہ کو دہشت گرد تنظیم قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس بارہ میں باضابطہ کارروائی کی جا رہی ہے اس بارے میں جلد اعلان کر دیا جائے گا۔ جماعت اسلامی کا القاعدہ سے تعلق نہیں تو اس کا اظہار کرے۔ امریکی پابندیوں سے پاکستان مزید مضبوط ہوگا۔ عراقی جنگ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بھارت اور اسرائیل اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک کے عوام عراق کے ساتھ ہیں۔

برطانیہ میں مساجد پر حملے امریکہ کی زیر قیادت عراق پر اتحادیوں کے حملے کے بعد برطانیہ میں مسلمانوں کے خلاف حملوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ جس سے ہزاروں پاکستانیوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔ حکام نے 350 مساجد اور اقلیتی سنٹروں کو نشانہ بنائے جانے کا امکان ظاہر کیا ہے۔

پٹرول کی قیمت میں کمی پٹرولیم مصنوعات میں 9.22 سے لے کر 14.46 فیصد تک کمی کا اعلان کیا گیا ہے۔ پٹرول کی قیمت میں 3 روپے 84 پیسے کی کمی کی گئی ہے جبکہ ڈیزل اور مٹی کے تیل میں بھی کمی کر دی گئی ہے۔ نئی قیمتوں کا چارٹ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

پٹرولیم مصنوعات کی نئی قیمتوں کا چارٹ

	نئی قیمتیں	پرانی قیمتیں	کمی
پٹرول	33.27	37.11	3.84
ہائی آکٹین	37.32	41.11	3.79
لائٹ ڈیزل	18.64	20.95	2.31
ہائی سپیڈ ڈیزل	24.53	25.93	1.40
مٹی کا تیل	21:06	24.62	3.56

کشمور پر بگٹیوں کا حملہ قانون نافذ کرنے والوں کی وردیوں میں ملبوس 50 مسلح افراد 6 ویگنوں پر کشمور شہر پہنچے۔ بازار میں گولیوں اور راکٹوں کی بارش کر دی۔ 15- افراد ہلاک اور 35 زخمی ہو گئے۔ حملہ آور 10- افراد کو اغوا کر کے لے گئے۔ مرنے والوں میں مزاری قبیلے کے سرکردہ افراد بھی شامل ہیں۔ مظاہرین نے ڈی ایس پی کی گاڑی نذر آتش کر دی۔ گورنر سندھ نے دہشت گردی کے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور وزیر داخلہ نے کہا ہے ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

کرکٹ ٹیم شارجہ روانہ پاکستان کی کرکٹ ٹیم راشد لطیف کی قیادت میں شارجہ روانہ ہو گئی۔ تین اپریل سے شروع ہونے والے ٹورنامنٹ میں پاکستان، سری لنکا، کینیا اور زمبابوے شامل ہوں گی۔

امریکہ کی شام اور ایران کو وارننگ امریکہ کے وزیر خارجہ کولن پاول نے شام اور ایران کو وارننگ دی ہے کہ وہ دہشت گردوں کی حمایت اور مدد سے ہاتھ کھینچ لے۔ اور فلسطین سمیت مشرق وسطیٰ میں دہشت گردوں کی حمایت کی کارروائیاں بند کر دے۔ اس کانفرنس کے موقعہ پر اسرائیلی وزیر خارجہ بھی موجود تھے۔

عراقی تباہ کن ہتھیار شام میں ہو سکتے ہیں اسرائیل نے الزام لگایا ہے کہ عراق کے کیمیکل اور حیاتیاتی تباہ کن ہتھیار ہو سکتا ہے کہ شام میں چھپا دیئے گئے ہوں۔ اسرائیلی انٹیلی جنس کے آفیسر نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے تباہی پھیلانے والے ہتھیار جنگ شروع ہونے سے پہلے شام میں منتقل کر دیئے گئے ہوں۔

پی آئی اے نے پیٹرز کپ جیت لیا قومی ایئر لائن نے فائنل میں واپڈا کو 55 رنز سے شکست دے کر قومی پیٹرز کپ ونڈے ٹورنامنٹ جیت لیا۔ پی آئی اے کی جانب سے یاسر حمید نے 102 رنز بنائے اور شعیب ملک نے چار وکٹ لئے۔ کپتان معین خان نے کپ وصول کیا۔

اقوام متحدہ جنگ بند کروائے وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ ہم عراق کے خلاف جنگ کو فوراً روکنا چاہتے ہیں اقوام متحدہ جنگ بند کرانے میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے اس جنگ میں بے گناہ شہری مارے جا رہے ہیں۔ ہم عراقی عوام کی جتنی جلدی ممکن ہو سکے مدد کریں گے۔ اور دہشت گردی کے خلاف امریکہ کے ساتھ تعاون کریں گے۔

ایئر انڈیا آفس بند بھارت نے لاہور میں ایئر انڈیا آفس بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فیصلہ وزارت خارجہ کے مشورہ سے کیا گیا۔ ایئر لائن ایک سال سے پرواز نہیں چلا رہی تھی۔

امریکہ عراق جنگ 2003ء کی خبریں

20 مارچ 2003ء کو امریکہ کی طرف سے عراق پر حملہ کو اب تیرہ دن ہو چکے ہیں- ابتدائی دعویٰ یہی کیا گیا تھا کہ یہ جنگ مختصر ہوگی اور جلد ہی مطلوبہ نتائج حاصل کر لیں گے لیکن عراقی فوج اور عوام کی طرف سے اتحادی افواج کی شدید مزاحمت کی وجہ سے ابھی تک بڑے شہروں کا کنٹرول حاصل نہیں کیا جا سکا بلکہ اس کے برعکس اتحادی افواج کو شدید مزاحمت کے ساتھ ساتھ جانی نقصان بھی اٹھانا پڑا ہے-

اتحادی فوجوں کی طرف سے بغداد' موصل' بصرہ اور نجف پر شدید فضائی حملے ہو رہے ہیں- نجف شہر میں کئی شہری ہلاک ہو گئے- امریکہ نے نجف کے شہریوں کو دھمکی دی ہے کہ وہ شہر چھوڑ دیں- بصرہ کے بارہ میں بریگیڈیئر جنرل بروکس نے بحرین سے کمانڈ سنٹر کی بریفنگ میں یہ بتایا کہ اس پر کنٹرول حاصل نہیں کیا جا سکا- تاہم جنرل بروکس نے دعویٰ کیا ہے کہ عراقی حکومت کا کوئی مستقبل نہیں ہے اور اس کو بالآخر ختم ہونا ہی ہے- عراق کی اس حکومت نے اپنی عوام پر مظالم ڈھائے ہیں ہم صدام سے عراقی عوام کو نجات دلائیں گے- ہماری افواج کوشش کر رہی ہیں کہ عراق کے تیل کے کنویں محفوظ رہیں- برطانوی نیوی کے آفیسر نے کہا ہے کہ ابھی تک عراق نے اپنی فضائیہ کو متحرک نہیں کیا اور عراقی ہوائی جہاز جنگ میں نظر نہیں آئے- ہو سکتا ہے کہ صدام حسین نے ان جہازوں کو چھپا رکھا ہو- امریکی صحافی پیٹر آرنیٹ جو کہ جنگی کوریج کے ماہر ہیں انہوں نے امریکہ کی جنگی حکمت عملی پر تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ امریکی پلان فیل ہو گیا ہے- صحافی کی اس تنقید پر اسے نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے حالانکہ عام طور پر تنقید کرنے پر مغرب میں صحافیوں کو فارغ نہیں کیا جاتا-

مصر کے صدر حسنی مبارک نے مصری فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے جنگ کے شدید خطرات سے آگاہ کیا ہے اور کہا کہ اس جنگ سے خطے میں بھیانک نتائج برآمد ہونگے- امن قائم نہیں ہوگا ایک نہیں بلکہ سو اسامہ بن لادن پیدا ہونگے- اور امریکہ خطے میں اپنے اقتدار کو مستحکم کرنے کیلئے شام کے بعد دوسرے عرب ممالک کو بھی دھمکیاں دے سکتا ہے- عراق کے پڑوسی ممالک شام اور ایران بھی جنگ کی وجہ سے متاثر ہو رہے ہیں- اور مہاجرین کی ہجرت کے پیش نظر دونوں ممالک کے بارڈرز پر خیمہ بستیاں بنائی جا رہی ہیں- ایران میں 2 لاکھ سے تیس لاکھ مہاجرین کیلئے خیمہ بستیوں کا انتظام ہوگا جس میں ہر طرح کی سہولت دی جائے گی- سعودی عرب کے وزیر خارجہ سعود الفیصل نے ایک بار صدام کو پھر کہا ہے کہ عراقی عوام کی خاطر صدام اپنے اقتدار کی قربانی دے دیں اور الگ ہو جائیں-

عراق نے اتحادی فوجیوں پر کامیابی کے کئی دعوے کئے ہیں جن میں جانی نقصان' جہاز اور ٹینک کی تباہی شامل ہے- ادھر بغداد کو عراق کی محافظ ترین فوج ریپبلکن گارڈ نے گھیرے میں لے رکھا ہے اور بغداد کی طرف کے راستے اتحادی افواج کیلئے مسدود کر دیئے ہیں-

ریپبلکن گارڈز کی تعداد 60 سے 80 ہزار فوجیوں پر مشتمل ہے اس کی قیادت صدام حسین کے دوسرے بیٹے قصے حسین کے پاس ہے اور اس میں صدام حسین کے قبیلہ ابو ناصر سے تعلق رکھنے والے سنی العقیدہ مسلمان شامل ہیں- اس کے پاس T-72 ٹینکس کی سہولت موجود ہے- 1991ء کی خلیجی جنگ میں ان گارڈز نے عراق اور صدام کی حفاظت میں اہم کردار ادا کیا تھا-

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29